مدینۃ المسیح

جناب قاضی امیر حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے صحابی اور سلسلہ کے ایک مشہور عالم ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب چند روز سے آپ کی صحت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ اور آپ بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ احباب درد دل سے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ آپ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں برکت دے ۞

قادیان ریلوے سٹیشن کی تعمیر شروع ہونے والی ہے کئی روز سے بارش کا سلسلہ بند ہے۔ گرمی نہایت شدت کی پڑ رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے ۞

اکثر دوست

دریافت کرتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۷ اگست سنہ ۱۹۲۸ء سے جو درس قرآن کریم دیں گے۔ وہ کہاں سے شروع ہوگا۔ سو ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ یہ درس سورۂ یونس سے شروع ہوگا۔ اور حضور کوشش فرمائیںگے۔ کہ ایک ماہ کے اندر دس پارے ختم ہوجائیں ۞

جن دوستوں نے ابھی تک اس موقعہ پر قادیان آنیکے لئے انتظام نہیں کیا۔ انہیں فی الفور اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور جن رکاوٹوں کے پیش آنیکا احتمال ہو۔ ان کا ابھی سے انتظام کر لینا چاہیئے۔ تا وہ اس مقدس کام میں شمول کی سعادت سے محروم نہ رہ جائیں ۞

اشاعت قرآن کا جو فرض جماعت احمدیہ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے عائد کیا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ غیر مسلم اور غیر احمدی احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل درس کرنے کی کوشش کی جائے ۞

گئے دو کنگن دیکھے۔ جو مجھے بہت بُرے معلوم ہُوئے۔ اسی حالت میں مجھے بذریعہ وحی کہا گیا۔ کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے ان دونوں پر پھونکا۔ اور وہ دونوں اُڑ گئے۔ پھر میں نے ان دو کڑوں سے دو کذاب مراد لئے جو میرے برخلاف کھڑے ہونگے۔ ایک ان میں سے اسود العنسی ہے۔ اور دوسرا مسیلمۃ الکذاب"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو کنگن دیکھے۔ ایک سے مراد مسیلمہ ہے۔ اور دوسرے سے اسود۔ دونو کنگن آنحضرت صلعم کے نفخ سے اُڑ گئے۔ یعنی دونوں کذاب حضور کے ہاتھوں تباہ و برباد ہونگے۔

کیا اس صحیح حدیث میں مسیلمہ کے لئے عذاب کی نص کے علاوہ آنحضرت کی وحی سے یہ ظاہر نہیں۔ کہ وُہ آپ کی پھونک سے ہی اڑ جائیگا؟ رؤیا الانبیاء وحی (بخاری)

اب اگر مولوی ثناء اللہ صاحب میں دیانتداری کا ایک ذرہ بھی موجود ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ یا تو اس حدیث کو "جھوٹی حدیث" ثابت کریں۔ ورنہ ان تمام الفاظ کو جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی شان مبارک میں لکھے ہیں، حضور کے ایک ادنیٰ ترین خادم کے ذریعہ اپنی طرف منسوب کرلیں۔ اور مقررہ انعام ادا کریں۔

چوتھی شہادت صادقہ

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس شہادت میں تو جی کھول کر جھوٹ بولا گیا ہے۔ خلیفہ صاحب کہتے ہیں:۔

قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی۔ مگر وہ کنجیاں آپ (آنحضرت) کی زندگی میں نہ ملیں" (اہلحدیث ۱۳۔ جولائی)

افسوس مولوی صاحب دانستہ طور پر دھوکہ دے رہے ہیں انہیں خوب معلوم ہے۔ کہ جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا ہے۔ وُہ الفاظ بعینہٖ حدیث میں درج ہیں۔ آخر انسانیت اور شرافت بھی کوئی چیز ہے۔ مولوی صاحب نے اس حوالہ پر بھی سو روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔ لیجئے حوالہ حسب ذیل ہے:۔

"بینا انا نائم اذ اتیت مفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی"

ترجمہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔ پس وہ میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں"

(بخاری کتاب الجہاد جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ کنجیاں اصالتاً آنحضرت صلعم کے ہاتھ میں آئیں؟ ہرگز نہیں۔ خود اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہ رضؓ اس حدیث کے ساتھ ہی فرماتے ہیں۔

"وقد ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتم تنتثلونها"

یعنی آنحضرتؐ تو تشریف لے گئے اب تم ان خزانوں کو جمع کرتے ہو"

یہ واضح اور بین حوالہ پیش کرکے ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں۔ اب مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ اپنے عہد کو پورا کریں۔

ناظرین کرام! آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ ہم نے ہر مطالبہ پر مستند سے مستند اور مکمل حوالہ پیش کیا ہے۔ مگر ہمارے حریف کی یہ حالت ہے۔ لکھتا ہے۔

"جب کبھی ان (احمدیوں) کے نبی پیران (حضرت مسیح موعودؑ) کی زندگی میں اعتراض ہوتا تھا۔ کہ فلاں بات پوری نہیں ہوئی۔ تو وہ فوراً کہہ دیتے۔ کہ

"چار سو نبیوں کی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۲۹)" صفحہ

اس عبارت میں زیر خط فقرہ کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کاموں (") کی علامت کے ساتھ ازالہ اوہام کے الفاظ ظاہر کیا ہے۔ حالانکہ یہ الفاظ ازالہ اوہام میں ہرگز نہیں اگر مولوی صاحب نکال دیں۔ تو ہم انہیں راستباز تسلیم کرلیں گے۔

علاوہ ازیں اتنی تھوڑی سی عبارت میں مولوی صاحب نے کئی مغالطے دئے ہیں۔

اول:۔ حضرت مرزا صاحب پر "جب کبھی" اعتراض ہوا۔ کہ آپ کی بات پوری نہیں ہوئی۔ تو آپ نے یہ فرما دیا۔ مولوی صاحب کا یہ صریح جھوٹ ہے۔ ورنہ اس کا ثبوت دیں

دوم:۔ مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی طرف "چارسو نبیوں کی پیشگوئیاں" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حالانکہ اصل کتاب میں "فتح کی پیشگوئی" ہے نہ کہ "پیشگوئیاں"

سوم:۔ مولوی صاحب اسے حضرت اقدس کا اپنا عقیدہ بیان کر رہے ہیں۔ حالانکہ ازالہ اوہام میں "مجموعہ تورات سلاطین ۱" کے حوالہ سے لکھا ہے۔

چہارم:۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس الہام کو شیطانی قرار دیکر رد کیا ہے۔ مگر آپ اسے بناء اعتراض قرار دے رہے ہیں۔ یا للعجب

ناظرین! ان حالات میں مولوی صاحب کو کہاں تک دیانتدار سمجھا جا سکتا ہے؟

خاکسار:۔ اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان

انبیاء کا انکار کیوں؟

بنگلور میں ایک صاحب سعید اندریاس نام ایک عقدۂ حل طلب لائے۔ کہ "کیوں ملہمائے ماضیہ مظہرات مابعد سے مکرتے ہیں" ان کی درخواست کی تعمیل میں کہ اس کا جواب اخبار میں شائع کیا جائے۔ بذریعہ اخبار الفضل عرض کیا جاتا ہے۔

کہ جب ایک امت اپنی بدعملیوں کے سبب روحانی نور سے بے بہرہ ہوجاتی ہے۔ تب اللہ تعالٰے اس میں پھر روحانی زندگی پیدا کرنے کے واسطے کسی مجدد یا نبی کو مبعوث کرتا ہے۔ اور روحانیت سے بے بہرگی کے سبب اس قوم کے افراد اس کا انکار کرتے ہیں۔ مگر اس کی دعا اور توجہ سے ان کے قلوب صفائی پکڑ کر آہستہ آہستہ اسے قبول کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰے نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

ولقد انزلنا الیك آیٰت بینٰت وما یکفر بها الا الفسقون۔ ہم نے تجھے کھلے نشان عطا کئے۔ ان کا انکار وہی کرتے ہیں۔ جو بدکار ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی بدکاری ان کے ایمان کے راستہ میں حائل ہو رہی ہے۔

کذالك یطبع اللہ علی کلّ قلب متکبر جبار۔

جو لوگ متکبر اور جبار بن جاتے ہیں۔ انہیں توفیق نہیں ملتی کہ وہ اللہ کے رسول کو قبول کریں۔ اور آیات الٰہی سے فائدہ اٹھائیں۔

انهم كانوا يكفرون بايٰت اللہ ويقتلون النبيين بغير الحق۔ ذالك بما عصوا وكانوا يعتدون

(پارہ اول رکوع ۷)

وہ اللہ تعالٰے کے نشانات کا انکار کرتے۔ اور ناحق انبیاء کے قتل کے درپے ہوتے۔ یہ اس لئے کہ وہ نافرمان ہوئے۔ اور حد سے نکلنے والے ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منکر کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

صحبتِ لغو در میاں آری
خبثِ نفس است اصل بیزاری
گر علم خشک و کورئے باطن نہ رہزدے
ہر عالم و فقیہ شدے ہمچو چاکرم

(مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ

ایک موصی کا قابل تقلید نمونہ

مکرمی سید عبدالرشید صاحب موصی سیالکوٹی ۲۷۶۶ لکھتے ہیں میری ملازمت بالکل عارضی ہے۔ بیکاری کے دنوں میں جو ماہوار خرچ میرے گھر کا ہوتا ہے۔ اس کا دسواں حصہ ادا کرتا ہوں۔

(محمد سرور شاہ سکرٹری مقبرہ بہشتی)

مستورات کیلئے

ہماری ایجاد کردہ دوائی "اکسیر تسہیل ولادت" ایک نعمت الٰہی ہے جس کے بر وقت استعمال سے بفضل خدا بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت کے جو زچہ کو درد وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بھی خدا کے فضل سے نہیں ہوتی۔ قیمت اڑھائی روپیہ (عہ) معہ محصولڈاک

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

اولاد

کے مقابلہ میں مال و دولت کوئی چیز نہیں۔ دولت و مال کے بغیر اولاد سے انسان خوش رہ سکتا ہے۔ لیکن صرف دولت سے اولاد کے بغیر انسان مطمئن نہیں رہ سکتا۔

تریاق اٹھرا

کے استعمال سے آپ بفضل الٰہی دولت اولاد سے مالا مال ہو جائیں گے۔ تریاق اٹھرا اٹھرا یعنی اولاد کا بچپن میں داغ جدائی دے جانا۔ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا حمل کا بار بار گر جانا اور بچاؤں کا واحد علاج ہے۔ اور اس کے علاوہ اس کا استعمال کمزوری رحم۔ سیلان رحم وغیرہ امراض کا بھی حتمی علاج ہے۔ قیمت فی تولہ عہ اٹھرائی مکمل خوراک عنہ ۵

منیجر یونیورسل ٹریڈنگ ہوس قادیان (پنجاب)

مفت حیرت انگیز رعایت مفت

جناب من تسلیم!

مجھکو روح بصارت کا نمونہ جو تمام امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ مفت روانہ فرمائیے۔ بعد از استعمال اگر مفید ثابت ہوا تو ایمانداری سے ایک شیشی ضرور منگواؤں گا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک روانہ کرتا ہوں۔

نام ... ... [ٹکٹ]

پتہ ... ...

یہ کوپن پُر کرنے کے بعد مفصلہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔

شاہ اینڈ کو رجسٹرڈ سیمان بھاٹی گیٹ لاہور

اولاد حاصل کرنیکی حیرت انگیز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کیلئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو بھی تڑپ ہے تو آپ اپنا محنت اور پسینہ سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے برباد نہ کریں۔ صرف

حبّ حمل

کا استعمال گھر میں شروع کرا دیں جس کا پہلی ہی دفعہ کا استعمال انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بامراد کر دے گا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" قیمت حب حمل صرف پانچ روپے (صہ) آرڈر دیتے وقت تفصیلی حالات ضرور لکھیں۔ جو کہ صیغہ راز میں رکھی جائیں گے۔

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

ملازمت

دہلی۔ لاہور۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس و لنکا میں ملازمت کرنے کے خواہشمند دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر قواعد انگریزی طلب کریں۔ بشرطیکہ ملازمت یا فیس واپس کرایہ ریل مفت **سول کالج** دھنی رام روڈ۔ لاہور

ضرورت ہے۔

محکمہ ریل۔ ڈاکخانہ نہر میں ملازمت کے خواہشمند امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو کام سیکھنا چاہیں۔ کرایہ ریل معاف قواعد ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ ڈائرکٹر رائل ٹیلیگراف کالج دہلی

15 مہینوں میں اوورسیر کلاس

کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ فوراً پرنسپل سندھ انجنیئرنگ کالج سکھر کو مفت پراسپکٹس کیلئے لکھیں۔

بڑھیا کپڑا خرید فرمائیں

اگر آپکو واقعی اعلیٰ اور ارزاں مال کی ضرورت ہو تو براہ راست کارخانہ سے طلب کریں۔ لونگی۔ سلکی ریشمی شہدی قسم اول نہایت ہی خوبصورت للعہ کلاہ زریں استردار پشاوری فیشن عہ دونوں کی قیمت صہ کارخانہ کے خاص تحفہ ہیں۔ زنانہ سلکی۔ ریشمی کا مدار چادر اوسط درجہ کی بیگمات استعمال کرتی ہیں طول ۳ گز عرض ۱½ گز للعہ زنانہ لُسری خالص ریشمی چادر امیرانہ وضع نہایت ہی خوبصورت رنگ لُسری طول ۳ گز عرض ۱½ گز آٹھ روپے آزار بند سلکی۔ ریشمی رنگین تے در جن جراب سلکی ریشمی زنانہ پھولدار ۱۲ اور پنجابی جوتا اعلیٰ مضبوط عہ (زناپ ضرور ارسال کریں) جائے نماز سوتی مضبوط محراب دار پھولدار قسم اول عہ دوکاندار خط وکتابت کریں۔ مکمل فہرست کارخانہ مفت محصولڈاک علاوہ

منیجر کارخانہ سید عباس علی شاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران لدھیانہ

اورنٹیل ہوس لنڈن

لنڈن میں تجارت سلسلہ کے روپے سے قائم ہوئی۔ میں نے سلسلہ کے روپیہ سے آٹھ سال اس ملک میں کام سیکھا۔ اور واقفیت حاصل کی۔

میں جماعت احمدیہ کی بالخصوص اور عام مسلمانوں کی بالعموم تجارت میں جہاں تک ممکن ہو مدد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ لہذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ اگر آپ کو انگلستان میں کچھ خرید یا فروخت کرنا ہو۔ یا کوئی دوسرا کام ہو تو بلا روک لکھدیں ؛

المشتہر

عزیز الدین احمدی منیجر اورنٹیل ہوس

4 Star Street
Edgware Road
London W-2

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس پاس طلبا کی جو کہ ریلوے اور محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات دو آنہ (۲) کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

رشتہ کی ضرورت

ہمارے ایک مکرم مہربان کو اپنی لڑکی کے لئے رشتہ کی تلاش ہے۔ لڑکی مڈل تک تعلیم یافتہ قرآن باترجمہ پڑھی ہوئی ہے۔ شکل و شمائل اچھی درخواست کرنے والے کی عمر ۳۰ سال سے زائد نہ ہو۔ سو روپے سے کم آمد نہ ہو۔ مبایعین میں سے ہو۔ باقی حالات بذریعہ خط وکتابت

بنام

قاضی اکمل قادیان

(پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

—— مدراس ۱۳ - جولائی - مسٹر کرشنا سوامی پلائے صدر مرکزی مجلس انڈین لیبر یونین (جنوبی ہند) تار کے ذریعہ سے اطلاع دیتے ہیں - کہ اگر ایجنٹ مزدوروں کے مطالبات منظور نہ کرے گا - تو ۲۰ جولائی سے عام ہڑتال کی جائیگی +

—— بمبئی ۱۲ - جولائی - ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں کی کانفرنس کی مجلس انتظامیہ نے آج یہ تجویز منظور کی ہے - کہ ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں کی طرف سے انگلستان میں ایک وفد بھیجا جائے - جو ان کے معاملہ کی نمائندگی کرے -

—— کلکتہ ۱۳ - جولائی - ضلع کھلنا - صوبہ بنگال میں قحط نے جو قیامت برپا کر رکھی ہے - اس کا کچھ اندازہ اس سے ہو سکتا ہے - کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وہاں کے لوگوں کے لئے اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے - کہ ۱۹۲۷ء میں بارش کی کمی کی وجہ سے اس ضلع میں نوے ہزار آدمیوں پر اثر پڑا ہے - ۱۰ ہزار سے ۱۵ ہزار تک کی تعداد ایسی ہے جو آدھے پیٹ پر بسر کر رہی ہے - گورنمنٹ نے ۵۴۵۰۰ روپیہ زرعی قرضہ کے ضمن میں منظور کیا - جس کا اکثر حصہ تقسیم ہو چکا - اس وقت تقریباً دو ہزار اشخاص جن میں اکثر عورتیں اور ننھے ننھے بچے ہیں - فاقوں سے مرنے کے قریب ہیں +

—— کلکتہ ۱۳ - جولائی - ییلور میں ریل کے پٹڑی سے اتر جانے کا جو حادثہ پیش آیا اور جس میں ۳۲ آدمی مقتول ۳۲ مجروح ہوئے - اس کی تحقیقات ہونے پر پتہ چلا - کہ پٹڑی عمداً ہٹائی گئی تھی - عنقریب یہ رپورٹ ریلوے بورڈ کے پاس پیش کی جائے گی -

—— حقیقت لکھنؤ لکھتا ہے - کانپور محلہ کماں خان کے احاطہ میں ایک آدمی کے گھر میں مرغی کے انڈے میں سے گائے کا بچہ پیدا ہوا ہے - جو بالکل چھوٹا ہے - اس کی چار چھوٹی چھوٹی ٹانگیں اور ایک چھوٹی سی دم - منہ بھی ہے

—— لاہور ۱۴ - جولائی - جمشید پور ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ پنجاب سے تین طلبہ منتخب کئے جائیں - جن کو لوہے اور فولاد کے متعلق تین سال تک نظری اور عملی تعلیم دی جائے گی - دوران تعلیم میں ہر ایک انتخاب کردہ طالب علم کو ۴۰ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا - نصاب ختم ہونے پر کامیاب امیدواروں کو ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی میں ۵ سال تک ملازمت کرنی پڑے گی - اور انہیں کم از کم ۲ روپیہ یومیہ سے کم تنخواہ نہ دی جائے گی - یہ وظیفہ حاصل کرنے کے لئے کم از کم قابلیت کا معیار یہ ہونا چاہیئے - کہ امیدوار نے کسی مسلمہ یونیورسٹی میں سائنس لیکر یا انٹرمیڈیٹ یا انجنیرنگ کا امتحان پاس کیا ہو - یا کیمبرج ہائی سکول سارٹیفکیٹ امتحان طبعیات کیمسٹری اور ریاضی میں پاس کیا ہو - جو طلبہ بنگال انجنیرنگ کالج کی میکینکل الکٹریکل یا مائننگ جماعتوں کا آخری امتحان پاس کر چکے ہوں - وہ بھی داخل ہو سکتے ہیں - امیدواروں کی عمر یکم نومبر ۱۹۲۸ء کو ۲۲ سال سے کم ہونی چاہئے - آئندہ سیشن یکم نومبر ۱۹۲۸ء سے شروع ہوگا - جملہ درخواستیں براہ راست صاحب ڈائرکٹر ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ جمشید پور کے نام ایسی تاریخ کو ارسال کرنی چاہئیں کہ انہیں ۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء سے پہلے پہلے پہونچ جائیں -

—— پشاور ۱۳ جولائی - شاہ افغانستان نے تلاش اور جاسوسی میں تربیت کی غرض سے جرمنی میں دو بربری کتے خریدے تھے - جو بحری راستہ سے سفر کر کے دوشنبہ کے روز پشاور پہونچ گئے ہیں - یہاں سے کتوں کو خاص موٹر کے ذریعہ سے کابل بھیجا جائیگا +

—— شملہ ۱۵ - جولائی - آج گورنر بمبئی قضیہ باردولی کے متعلق وائسرائے سے مشورہ کرنے کے لئے یہاں پہونچ گئے ہیں

—— لاہور ۱۴ - جولائی - آج شام کو بسنت روڈ پر گنگا رام بلڈنگ کے قریب ایک بھنگی کا لڑکا موٹر کے نیچے آگیا موٹر ڈرائیور بھاگ گیا - اور اس کا نمبر نوٹ نہیں کیا جا سکا - مجروح لڑکے کا دماغ پھٹ گیا ہے - اور وہ میو ہسپتال میں ہے - پولیس تفتیش کر رہی ہے +

—— پونا ۱۴ - جولائی - بلدیہ سوریان نے صدر کی تحریک پر سائمن کمیشن کے خیر مقدم کی قرارداد ۷ کے مقابلہ میں ۱۲ آراء سے منظور کر لی -

—— مدراس ۱۴ - جولائی - مدراس کی گورنری کا عہدہ جو اپریل ۱۹۲۹ء میں خالی ہونے والا ہے - اس کے لئے ارل ونٹرٹن کا نام لیا جا رہا ہے -

—— دہلی ۱۳ جولائی - آج سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں شفیع احمد صاحب مدیر "زلزلہ" کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۴ (الف) تعزیرات ہند کی سماعت ہوئی - چار گواہان صفائی کی شہادت کے بعد مقدمہ ملتوی کر دیا گیا -

—— راولپنڈی ۱۴ جولائی - شاہ امان اللہ خان نے کابل کے جشنوں کے بعد افغانستان کے جنوب میں بمقام باغ (؟) ایک دربار کے منعقد کرنے کا اعلان جاری فرمایا ہے - جو ملکہ ثریا کے متعلق بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کے واسطے منعقد کیا جائیگا جو چھنائل غرضی کی مشہور کی ہوئی افواہوں پر مبنی ہے +

—— راولپنڈی ۱۴ جولائی - مری سے ایک گورا سپاہی کے ہاتھوں مسلمان زمیندار کے مارے جانے کی خبر پہونچی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ مقتول تیمر باغ چھاؤنی کے قریب گھوڑ دوڑ دیکھ رہا تھا - گورہ نے اس سے چلے جانے کے لئے کہا - لیکن وہ نہ گیا - یہ دیکھ کر کہ اس کے پاس گھوڑ دوڑ کا ٹکٹ نہیں گورہ نے پستول کا فائر کیا جس سے وہ مر گیا - پولیس نے گورہ کو حراست میں لے لیا ہے - مقدمہ ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں پیش ہوا -

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۱۱ - جولائی - دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہیورل میور نے کہا - کہ اگر ایران مان گیا - اور یہ مشکل دور ہو گئی - اور کوئی سیاسی مشکل سد راہ نہ ہو گئی - تو آئندہ یکم اپریل سے ہندوستان کا ہوائی راستہ کھل جائیگا +

—— لنڈن ۱۰ - جولائی - ہندوستانی آلمپک کھلاڑیوں نے وائٹ ہال میں وزیر ہند لارڈ برکن ہیڈ سے ملاقات کی - اور ان کے ساتھ انڈیا آفس میں فوٹو کھچوایا - نواب صاحب بالن پور نے انہیں دعوت دی +

—— لنڈن ۱۱ - جولائی - سوویٹ ہوا بازوں نے جہاز "اٹلیہ" کی گم شدہ پارٹی کو جو کمانڈنٹ میریانو - کمانڈنٹ زیپی اور سوئٹزرلینڈ کے سائنسدان نگرن پر مشتمل تھی - تلاش کر لیا ہے - اس پارٹی کا ۳۰ مئی کے بعد سے کوئی پتہ نہیں چلا تھا - سوویٹ ہوا باز جو کونسلی نے پرواز کرتے ہوئے گم شدگان کو برف کی چٹانوں پر پڑا ہوا دیکھا - آسلو میں اس خبر پر بڑی خوشیاں منائی جا رہی ہیں - یقین کیا جاتا ہے - کہ اب اس پارٹی کو ضرور بچا لیا جائے گا +

—— بڈاپسٹ ۱۰ جولائی - اشد گرمی کی وجہ سے گندھک کے پیپوں کو جو کہ ایک تہ خانہ میں پڑے ہوئے تھے - اچانک آگ لگ گئی - وہ بھک سے اڑ پڑے - تین آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے +

—— "لپٹن کی چائے" ہندوستان میں گھر گھر استعمال ہوتی ہے - اور ہر شخص اس سے واقف ہے - کئی سال سے لپٹن کمپنی کاروباری مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے - کمپنی کو سال گذشتہ میں ۸۸ ہزار پونڈ یعنی قریب دس لاکھ روپے کا نقصان ہوا - اور اس سے زیادہ برا سال پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا - متعدد علاقوں میں لپٹن کی دوکانیں بند ہو گئیں -

—— "الفتح" قاہرہ رقمطراز ہے - کہ امسال مختلف ممالک اسلامیہ کے پانچ لاکھ مسلمانوں نے حج بیت اللہ میں شمول کی سعادت حاصل کی +

—— "البلاغ" کا وقائع نامہ نگار متعینہ آستانہ رقمطراز ہے کہ آستانہ اور انگورہ کے اخبارات آج کل اس بات پر زور دے رہے ہیں - کہ حکومت کو انگورہ کی آرائش اور اس کی اصلاح کی طرف جلد سے جلد توجہ کرنی چاہیئے - تاکہ وہ صحیح معنوں میں عہد حاضر کا ایک دارالسلطنت بن سکے - اور ترکوں جیسی بیدار قوم کا دارالحکومت بن جائے +

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

ایڈیٹر صاحب اخبار ٹائمز آف انڈیا کی معذرت

الفضل ۹ ؍جولائی میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری کے سلسلہ میں یہ خبر درج ہو چکی ہے۔ کہ حضور نے اخبار ٹائمز آف انڈیا کو اس کے ایک دلآزار فقرہ کے متعلق چٹھی لکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اس چٹھی کا جواب سب ایڈیٹر صاحب ٹائمز کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اظہار معذرت کرنے کے متعلق اطلاع دی ہے۔ یہ خط و کتابت درج ذیل کی جاتی ہے:

اخبار ٹائمز آف انڈیا کے ۲۴ ؍جون کے پرچہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حرم پاک کے متعلق ایک نہایت دل آزار فقرہ شائع ہوا تھا۔ جس کے خلاف مسلمان اخبارات نے بہت ناراضگی کا اظہار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک دوست نے ٹائمز آف انڈیا کا وہ کٹنگ ارسال کیا۔ جس میں یہ فقرہ تھا۔ اور حضور نے اسی وقت مجھے ارشاد فرمایا۔ کہ ایڈیٹر صاحب ٹائمز کو بذریعہ چٹھی اس دل آزار فقرہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور اس کے متعلق معذرت کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ اس پر میں نے حسب ذیل چٹھی ایڈیٹر صاحب موصوف کو لکھی۔

”ایڈیٹر صاحب اخبار ٹائمز آف انڈیا“

جناب من!

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ میں آپ کی توجہ آپ کے اخبار کے اشو مورخہ ۲۴ ؍جون ۱۹۲۸ء کے اس فقرہ کی طرف پھیروں۔ جس میں بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حرم پاک کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

یہ فقرہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی دل آزار ہے۔ اور ٹائمز جیسے وقیع اخبار میں اس کا شائع ہونا اور بھی قابل تعجب ہے۔ اس فقرہ میں بانی اسلام کے حرم پاک کے متعلق نہایت ہی گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور ایسے الفاظ کوئی شریف انسان استعمال نہیں کر سکتا اس فقرہ کی اشاعت کی وجہ غالباً یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپ کے دیکھے بغیر ہی یہ شائع ہو گیا ہے۔

اب جبکہ آپ کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کے متعلق آپ اپنے اخبار کی تازہ ترین اشاعت میں معذرت شائع کر کے مسلمانوں کے احساسات مشتعل ہونے سے بچائیں گے۔

آپ کا صادق یوسف علی بی۔ اے
پرائیویٹ سیکرٹری امام جماعت احمدیہ قادیان

اس کے جواب میں اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب ٹائمز نے جو چٹھی ارسال کی ہے وہ یہ ہے

”دفتر ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی بمبے۔ مورخہ ۱۱ ؍جولائی ۱۹۲۸ء

جناب من

میں آپ کی چٹھی مورخہ ۶ ؍جولائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کا یہ خیال صحیح ہے۔ کہ قابل اعتراض فقرہ ایڈیٹر کے دیکھے بغیر ہی شائع ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ سب ایڈیٹر کو جس نے کہ مسلسل فسانہ پڑھا ہے۔ احساس ہی نہیں ہوا۔ کہ یہ الفاظ کسی طرح سے دل آزار ہیں۔ اور خود یہ فسانہ بھی ہمارے لندن آفس میں اشاعت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اور پڑھا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس سے آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ یہ غلطی کس طرح ہمارے اخبار کے کالموں میں داخل ہو گئی۔ ہم ایک صاف اور واضح معذرت اپنے اخبار کے اگلے اتوار کے اشو میں حالات حاضرہ کے کالم میں شائع کر رہے ہیں۔

آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ایسی غلطی کی طرف ہماری توجہ پھیری۔

آپ کا صادق ایسی۔ جیسن۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر

خاکسار یوسف علی بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ

کیا آپ نے

الفضل کا خاتم النبیین نمبر اب تک نہیں خریدا۔ جس میں آنحضرت صلعم کے فضائل فضلاء و علماء اسلام کی طرف سے جمع کئے گئے ہیں۔

اگر نہیں

تو ضرور خرید کر ملاحظہ و مطالعہ کیجئے۔ اور اپنے معلومات بڑھائیے

اگر خرید چکے ہیں

تو پھر یہ تحفہ اپنے احباب و اقرباء میں شائع کیجئے

غیر مسلموں تک پہونچایئے

تا وہ انسانوں کے آخری نجات دہندہ کے کمالات سے آگاہ ہوں

قیمت فی پرچہ صرف ۴ ؍ } منیجر الفضل قادیان
محصولڈاک ۱۰ ؍ }

یاد دہانی:۔ الفضل کے متعلق تمام کاروباری خط و کتابت (بجز مضامین قابل اندراج کے) اور ترسیل زر اس پتہ پر ہو۔ **منیجر الفضل قادیان** ورنہ عدم تعمیل یا دیر کی شکایت معاف

اعلان ضروری

مجھے دفتر مہتمم طبع و اشاعت کی طرف سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ۲۲۳ لوکل احمدیہ انجمنوں نے احمدیہ گزٹ کی قیمت کا ایک روپیہ سالانہ جو مقرر کیا گیا ہے ادا نہیں کیا ہے

ہماری مقامی انجمنیں بفضلہ تعالےٰ بہت فراخ حوصلگی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام ضروریات کیلئے روپیہ مہیا کرتی ہیں۔ بعض افراد کسی خاص تکلیف کی وجہ سے کبھی کبھی پیچھے رہ جاتے ہوں۔ تو وہ علیحدہ بات ہے۔ یہ بقایا جو بہت حقیر رقم ہے ایک روپیہ فی سال فی انجمن ہے۔ ایسی نہیں ہے کہ باقی رکھے جانے کے لائق ہو۔ اس لئے میں اپنے تمام ایسے احباب سے جو انجمن ہائے مقامی کی طرف سے اس خاص کام کے ذمہ دار ہیں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کا چندہ فوراً روانہ فرمائیں۔ تاکہ اگلے پرچہ میں میں صفائی حساب کا اعلان کر سکوں:

(ذوالفقار علی خاں ناظر اعلیٰ)

ضروری اطلاع

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ۱۷ ؍جون والی تقریر کے حجم اور قیمت کے متعلق اعلان ہوا تھا۔ کہ اس کے اسی صفحات ہونگے۔ اور قیمت دس روپے سینکڑہ ہوگی۔ مگر اب چونکہ حضور نے اس کی نظر ثانی فرماتے ہوئے کچھ ایزادی فرمائی ہے۔ اس لئے حجم سو صفحات سے بھی زیادہ ہو جائیگا۔ اس لئے قیمت بجائے دس روپے کے اب چودہ روپے سینکڑہ ہوگی:

اور یہ قیمت بھی محض لاگت کے برابر ہے۔ امید ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اس مفید بے نظیر اور نہایت ہی اہم تقریر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر غیر مسلموں میں تقسیم کرینگی۔

احباب فرمائشیں جلد دفتر بک ڈپو میں بھیجدیں۔ تا تعداد طبع کا اندازہ لگایا جا سکے:

(حضرت صاحبزادہ) مرزا شریف احمد (صاحب) ناظر تجارت

ضرورت نکاح مسجد اقصیٰ قادیان کے مؤذن مخلص احمدی قوم پٹھان عمر تقریباً ۳۵ سال صحت اچھی ہے۔ شادی کے خواہشمند ہیں پہلے کوئی اولاد نہیں۔ خط و کتابت بنام محمد بوٹے خاں معرفت امور عامہ قادیان

(ناظر امور عامہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خواب پر مولوی محمد علی صاحب کے اعتراضات کی غرض

جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس رویا کو جو ۱۹۲۱ء میں بیان کیا گیا۔ مگر دراصل اس سے بھی پہلے کا تھا۔ کیوں اس رنگ میں پیش کیا۔ کہ گویا وہ حال ہی کا ہے۔ اور کیوں انھوں نے اس غرض کے لئے ایسے طریق اختیار کئے۔ جو قطعاً معقول نہیں کہے جا سکتے۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ انھوں نے اس فتنہ کی آگ کو اس طرح ہوا دینا چاہی۔ جو پچھلے دنوں بعض لوگوں نے غیر مبایعین کی خفیہ اور علانیہ امداد سے اٹھایا۔ اور جس میں "پیغام صلح" نے یہاں تک حصہ لیا۔ کہ جناب مولوی صاحب کو بھی شان امارت کے اظہار کے لئے "اظہار افسوس" کرتے ہوئے لکھنا پڑا۔ "پیغام صلح کی شان اس سے بلند ہونی چاہیئے۔ کہ اس میں ایسے مضمون نقل کئے جائیں"۔

غالباً اس سے ان کی مراد یہ ہوگی۔ کہ ایسے مضمون نقل نہ کئے جائیں۔ بلکہ خود لکھے جائیں۔ اور بطور نمونہ انھوں نے جمعہ کے خطبہ میں ایسا مضمون بیان کر دیا۔ جس سے ان کی غرض یہ بتانا تھی۔ کہ جس رویا کو انھوں نے پیش کیا ہے۔ وہ بعض حال کے فتنہ پردازوں کے اعتراض دور کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اب گھڑی ہے۔

اس غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے جناب مولوی صاحب نے جو طریق اختیار کئے۔ ان کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ یہ سب کچھ انھوں نے اس لئے کیا کہ اگر یہ ظاہر ہو جاتا۔ کہ جو رویا وہ آج پیش کر رہے ہیں۔ وہ آج سے سات سال قبل اس وقت کی بیان کردہ ہے۔ جبکہ ایسے فتنہ پردازوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ تو پھر اس فتنہ کے موقعہ پر اسے پیش کرنا بالکل بیہودہ بات ہوتی۔ اور کوئی شخص دھوکہ میں نہ آسکتا۔

"زمیندار" اور غیر مبایعین

اس دعوے کی تائید میں کہ جناب مولوی صاحب نے ۱۹۲۱ء کی شائع شدہ رویا کو موجودہ وقت کی رویا کے رنگ میں اس لئے پیش کیا۔ کہ جس فتنہ کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس کے جواب میں قرار دے کر یہ ثابت کریں۔ کہ اس طرح امام جماعت احمدیہ "اپنے لئے اس مقام کو چاہتا ہے۔ کہ اس پر کوئی اعتراض نہ کیا جائے"۔ اس اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ جسے غیر مبایعین نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ پر ناپاک سے ناپاک اعتراضات کرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اور وہ "زمیندار" ہے جب ہم نے مولوی محمد علی صاحب کے اس رویا کو غلط پیرایہ میں پیش کرنے اور اس طرح لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے خلاف آواز اٹھائی۔ تو "پیغام صلح" سے بھی پہلے "زمیندار" نے اپنے ۲۱ جون کے پرچہ میں لکھا۔ یا اس سے لکھایا گیا۔ کہ

"مرزا صاحب کا یہ خواب زمیندار کی ۱۱ اپریل کی اشاعت میں بہرہ فکاہات میں قارئین کرام ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ "زمیندار" سے اسے "پیغام صلح" نے نقل کیا۔ کیونکہ یہ نظریہ بالکل انوکھا تھا۔ کہ راست گوئی کی پاداش میں خدا تعالیٰ کسی شخص پر لعنت کرے۔ اور اسے تباہ و برباد کر دے۔ اس پر قادیانی بھیڑوں نے ممیانا شروع کیا"۔

"زمیندار" نے یہ خواب کس رنگ میں شائع کیا تھا۔ اور اس سے کیا نتیجہ نکالا۔ وہ اُسی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"خلیفۂ قادیان کے بعض حساس اور غیور مریدوں نے ان کے بعض افعال پر اعتراض کرتے ہوئے ان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ اعتراضات کا ایسا سلسلہ شروع کر دیا جس سے خلیفہ صاحب کے دعاوی بلند آہنگ کے تار و پود کی دھجیاں اڑ جانی یقینی تھیں۔ خلیفہ صاحب نے مباہلہ اور حلف بہ عذاب مؤکد سے تو انکار کر دیا۔ لیکن اس سے اعتراضات کا سلسلہ بند ہونے کی بجائے اور بھی بڑھ گیا۔ خلیفہ صاحب کے پاس کوئی ایسی نص صریح تو موجود نہ تھی۔ جس کے پڑھ دینے سے معترضین کی زبان پر مہر سکوت لگ جاتی۔ اس لئے دو ہی راہیں کھلی تھیں۔ اول تو یہ کہ وہ کوئی ایسا الہام اتارتے۔ جو اعتراض کرنے والوں کا ناطقہ بند کر دیتا۔ دوم یہ کہ کوئی خواب بیان کر دیتے۔ چنانچہ انھوں نے ذیل کا خواب بیان کر دیا"۔

(آگے وہی خواب درج کیا ہے۔ جسے مولوی محمد علی صاحب نے پیش کیا)

"پیغام" نے "زمیندار" سے خواب لیا

"زمیندار" کی ان سطور سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس نے اس خواب کو حال کا خواب قرار دیا۔ اور اس کے نزدیک یہ اس لئے بیان کیا گیا۔ کہ ناپاک اور گندے اعتراض کرنے والوں کا ناطقہ بند ہو سکے۔ چونکہ بقول "زمیندار" "پیغام صلح" نے اس خواب کو "زمیندار" سے نقل کیا۔ اور اس طرح نقل کیا۔ کہ گویا یہ حال ہی کا خواب ہے۔ اس لئے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس نے بھی "زمیندار" کی طرح یہی بتانا چاہا۔ کہ اس وقت کے اعتراض کرنے والوں کے جواب میں یہ خواب گھڑا گیا ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کو یہ بات مدنظر نہ تھی۔ تو کیوں انھوں نے اس خواب کو ایسے رنگ میں پیش کیا۔ کہ ان کے الفاظ پڑھنے والے کو حال کا خواب معلوم ہو۔ اور کیوں انھوں نے کتاب کا نام چھپایا۔ جبکہ بقول "پیغام" وہ حال ہی میں اس کتاب کا مطالعہ فرما چکے تھے۔

"الفضل" نے کیا لکھا۔

جناب مولوی صاحب کی یہی نہایت افسوس ناک لغزش تھی جس کے خلاف "الفضل" نے آواز اٹھائی۔ اور لکھا۔ کہ جس موقعہ پر کسی ایسی کتاب کے شائع ہونے اور اس میں ایسی رویا درج کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ اس پر نہ تو اس قسم کی کوئی کتاب ہماری طرف سے نکلی ہے جس کا ذکر مولوی صاحب نے کیا ہے۔ اور نہ اس کتاب کے اندر "پیشوائے جماعت قادیان" کے وہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ جنھیں مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔

ہم نے جہاں جہاں بھی ایسی کتاب کا انکار کیا۔ وہاں اسی بات کو مدنظر رکھ کر کیا۔ کہ جس موقعہ کی مولوی محمد علی صاحب اسے بتا رہے ہیں۔ اس وقت قطعاً کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اور نہ اس وقت ایسی رویا بیان کی گئی۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ یہ بالکل صحیح ہے۔ یہ خواب اس وقت بیان کیا گیا۔ جبکہ "زمیندار" کے پیشکردہ اور مولوی محمد علی صاحب کے پرورش کردہ فتنہ کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہی فرمائیں۔ اتنے عرصہ پہلے کے خواب کو بہت مدت کے بعد فتنہ کے وقت کا قرار دینا کہاں کی دیانت داری ہے۔

افترا

جناب ڈاکٹر صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ "الفضل" نے پہلے اس رویا کا انکار کر دیا۔ اور جوش میں اس قدر بڑھ گئے

کہ بالکل جھوٹی باتیں ہماری طرف منسوب کردی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں

"وہ (الفضل) کہتا رہا۔ کہ میاں صاحب نے کبھی ایسے بُرے الفاظ نہیں فرمائے"!

کیا ڈاکٹر صاحب یہ الفاظ "الفضل" کے کسی مضمون میں دکھا سکتے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا انہی کے الفاظ میں "انصاف کا تقاضا نہیں۔ کہ کھلم کھلا اخبار میں اظہار ندامت اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں"

غلطی کا اعتراف

ڈاکٹر صاحب نے ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہم "اپنی غلطی کا اعتراف" کریں۔ ہم اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی بے جا کوشش کا نام غلط بیانی رکھنے میں غلطی کی۔ لیکن کیا ڈاکٹر صاحب جناب مولوی صاحب کو بھی اس بات پر آمادہ کریں گے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ لوگوں کو غلطی میں مبتلا کرنے کا اعتراف کریں۔ جس کا پورا پورا ثبوت پیش کردیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے ریمارکس ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی نظر میں

معلوم ہوتا ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب کو بھی اس بات کا بخوبی احساس ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جس رنگ اور جس طریق سے اس رویا کو پیش کیا۔ وہ معیوب اور قابل افسوس تھا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے طول طویل مضامین میں اس رویا کے متعلق مولوی صاحب کے الفاظ قطعاً نقل نہیں کئے۔ اور صرف یہ لکھ کر "حضرت مولانا محمد علی صاحب نے کہیں اپنے خطبۂ جمعہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۸ء میں جناب میاں محمود احمد صاحب کے ایک رویا پر کچھ ریمارکس کئے"۔ اور اپنے "حضرت امیر" کو "کچھ معقول اور بیجا اعتراض" کرنے کا کریڈٹ دے کر اس طرح بھاگتے نظر آتے ہیں۔ کہ اگر ذرا بھی انہوں نے "حضرت امیر" کے الفاظ کی طرف رُخ کیا تو "وہ بلا تامل جھاڑ کا کانٹا ہو کر" انہیں لپٹ جائیں گے۔ اور لطف یہ ہے کہ "پیغام صلح" کے جس پرچہ میں وہ الفاظ شائع ہوئے ہیں اس کا بھی حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ جس تاریخ کا خطبہ تھا۔ اس کا ذکر کردیا۔

محل تعجب

کیا یہ محل تعجب نہیں۔ کہ ساری بحث تو مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ پر ہو۔ اور ڈاکٹر صاحب جو الفاظ کو معقول اور بیجا ثابت کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔ مگر ان کو "کچھ" کے پردہ میں چھپا رکھنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہے۔ آخر یہ کیوں۔ صرف اس لئے کہ جناب ڈاکٹر صاحب جانتے ہیں۔ ان الفاظ کا لکھنا اپنے ہاتھوں "حضرت امیر" کے خلاف ثبوت مہیا کرنا ہے

"زمیندار" کو کیوں مخاطب نہیں کیا جاتا

ڈاکٹر صاحب نے اس بات پر بڑے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ "ایڈیٹر زمیندار اپنے اخبار میں اسی رویا کا مذاق اڑائے تو الفضل شربت کے گھونٹ کی طرح پی جائے۔ مگر اسی رویا پر جب حضرت امیر کچھ معقول اور بیجا اعتراض کریں۔ تو گلے کا ہار ہو جائے"۔

مگر اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے "زمیندار" کو مخاطب کرنے کی ایک وجہ تو خود ڈاکٹر صاحب ہی کے الفاظ میں موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ جب "زمیندار" "معقولیت کو چھوڑ کر" "مذاق اڑائے" تو کون اسے منہ لگائے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ ہمیں خوب معلوم ہے۔ اس سے مذاق اڑوانے والے کون لوگ ہیں۔ دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اسی رویا کے متعلق دیکھ لیجئے۔ "پیغام صلح" کا بیان ہے۔

"حضرت امیر کو چونکہ قرآن کریم سے بہت شغف ہے۔ اس لئے مخالف موافق اسلامی غیر اسلامی سب قسم کی تفاسیر و لٹریچر متعلق قرآن اپنے مطالعہ میں رکھتے ہیں۔ اس لئے میاں صاحب کے تفسیری نوٹ اب آپ کی نظر سے گذرے جن میں بیان کردہ خواب درج ہے"۔

اگر اسے درست تسلیم کرلیا جائے۔ تو صاف ثابت ہے۔ کہ "زمیندار" کو یہ خواب یا تو خود مولوی محمد علی صاحب نے مذاق اڑانے کے لئے بتایا۔ یا ان کی طرف سے کسی اور نے بتایا کیونکہ ۱۱ اپریل کے "زمیندار" نے "بہرۂ فکاہات" میں اس خواب پر "مذاق اُڑایا" اور ۲۷ اپریل کو ۱۵-۱۶ دن کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس کے متعلق درافشانی کی۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو تو تفسیری نوٹوں کا مطالعہ کرنے پر اب وہ خواب نظر آیا۔ لیکن "زمیندار" جسے ہمارے لٹریچر سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اور نہ "حضرت امیر" کی طرح "قرآن کریم سے بہت شغف ہے"۔ نہ وہ "سب قسم کی تفاسیر و لٹریچر متعلق قرآن اپنے مطالعہ میں رکھتا ہے"۔ اسے مولوی محمد علی صاحب سے بھی پہلے کس طرح اس خواب کا علم ہو گیا۔ سوائے اس کے کوئی صورت نہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے یا انہیں "امیر ایدہ اللہ" کہنے والوں میں سے کسی نے "زمیندار" کو بتایا۔

پس جبکہ ہم سمجھتے ہیں "زمیندار" کی اپنے خلاف چلنے والی تاریں اوروں کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں اسے مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اس وقت تک انتظار کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے پردہ نشین مخالف سامنے آجائیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے حقیقت ظاہر کر دیتے ہیں۔

"زمیندار" اور غیر مبائعین کے تعلقات

امید ہے۔ یہ سطور پڑھ کر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا تعجب دور ہو جائے گا۔ اور وہ سمجھ جائیں گے۔ کہ ہم کیوں "زمیندار" کے مذاق اڑانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مگر وہ خود اتنا تو بتا دیں "زمیندار" ہمارا ہی مذاق نہیں اُڑاتا۔ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی تمسخر اور استہزاء سے کام لیتا رہتا ہے۔ اسے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ان کے "امیر ایدہ اللہ" معہ اپنے تمام رفقا کے کیوں "شربت کے گھونٹ کی طرح" پی جاتے ہیں۔ محض اس لئے کہ "زمیندار" ان کے کہنے پر ہمارے خلاف لکھتا رہتا ہے۔ نہایت ہی عبرت کا مقام ہے کہ "زمیندار" خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کس قدر تمسخر اُڑائے۔ غیر مبائعین کی جبینیں اس کی دہلیز پر محض اس لئے جھکی رہتی ہیں۔ کہ وہ ہمیں بُرا بھلا کہتا رہتا ہے

گورو گھنٹال کی دلآزار نظم

معلوم نہیں۔ کہ ہندو اخبار نویس فحش نویسی کو اس قدر کیوں محبوب سمجھتے ہیں۔ اور بندگان خدا کا دل دکھانے میں ان کو کیا مزا ملتا ہے۔ ہندو اخباروں کا شاید ہی کوئی پرچہ ایسا ہو جس میں کسی کی دل آزاری نہ کی گئی ہو۔ یا کسی واجب الاحترام شخصیت کی بے عزتی نہ کی گئی ہو۔ گورو گھنٹال (۳۰ جون) نے ملکۂ افغانستان کی شان میں ایک نہایت ہی گستاخانہ نظم شائع کی ہے۔ جو قطع نظر اپنی ادبی خصوصیات کے فحش گوئی اور سوقیانہ انداز تحریر کا بھی بے مثال نمونہ ہے۔ دو شعر ملاحظہ ہوں:۔

جو بندرگاہ میں پہنچی تو پردہ کر دیا رخصت
وہ پیارا چاند سا مکھڑا کھلے بندوں دکھایا ہے
مگر جب آتے آتے اس نے فارس میں قدم رکھا
تو یہ دیکھا کہ آزادی شکن علماء کا ڈنڈا ہے

گورو گھنٹال نے ایک آزاد اور خود مختار بادشاہ کی ملکہ کے متعلق جن بازاری جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ اور اس سے اہل افغانستان کے علاوہ ان کروڑوں مسلمانوں کی بھی دلآزاری ہوتی ہے۔ جو شاہ کابل کو ایک آزاد اسلامی بادشاہ ہونے کی حیثیت سے واجب الاحترام سمجھتے ہیں۔ اور اسقدر لوگوں کے ممدوح کی شان میں اس طرح فحش بکنا یقیناً ہندو اخبار نویسوں کا ہی خاصہ ہو سکتا ہے۔

حکومت برطانیہ نے شاہ افغانستان کی عزت افزائی کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ وہ گورو گھنٹال کے منہ پھٹ ایڈیٹر کو اس گستاخی کی سزا دیگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

ڈلہوزی ۱۱ر جولائی ۱۹۲۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور علمی تحقیقات اور دوسرے سلسلہ کے اہم معاملات میں اپنا بہت سا وقت صرف فرماتے ہیں۔

دعوت مسٹر جے۔ اے لین رابرٹس ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور اور مسٹر اینڈرسن سشن جج صاحب بہادر کو معہ ان کی لیڈیز ۵ بجے شام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کوٹھی پر دعوت چاء دی۔ لیڈیز نے خواتین کے ساتھ علیحدہ کمرہ میں جہاں پردہ تھا۔ چائے پی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور سشن جج صاحب بہادر نے حضور کے ساتھ ایک گھنٹہ کے قریب سلسلہ کے معاملات کے متعلق گفتگو کی۔ حضور انگریزی میں گفتگو کرتے رہے۔

ڈلہوزی ۱۲ر جولائی ۱۹۲۸ء

ملاقاتیں جنرل لگ صاحب افسر افواج کے اعزاز میں سردار لکھن سنگھ صاحب رئیس نے ایک شاندار ٹی پارٹی سٹفل ہوٹل میں ۱۲ر جولائی کو دی جس میں معززین بلدہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بمعہ ہر دو سکرٹریان مفتی محمد صادق صاحب و شیخ یوسف علی صاحب مدعو تھے۔ اس پارٹی میں حضور ۵ بجے تشریف لے گئے۔ کئی ایک ہندوستانی شرفاء اور انگریز حکام کے ساتھ ملاقات ہوئی جن سے متعلق سلسلہ و دیگر امور پر گفتگو ہوتی رہی۔

۷ بجے کے قریب میاں حق نواز صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور اور ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب ممبر یو۔ پی کونسل حضور کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ ڈاکٹر شفاعت احمد وہی صاحب ہیں جو گذشتہ سال جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے ساتھ ولایت میں مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات پیش کرنے کیلئے گئے تھے۔ جناب میاں صاحب و ڈاکٹر صاحب موصوف نے احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی مساعی کی بہت تعریف کی۔ اور پھر سیاسیات ہند کے متعلق حضور سے گفتگو کرتے رہے۔

سردار ہر چند سنگھ صاحب جے جی رئیس و جاگیردار ریاست پٹیالہ جن کے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے دیرینہ دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا بہت اشتیاق رکھتے تھے۔ تشریف لائے۔ نہایت مودبانہ طریق سے ملاقات کی۔ اور بہت مخلصانہ گفتگو کرتے رہے۔

کیسی ہنسی منع بعد نماز مغرب ایک ذکر کے دوران میں فرمایا۔ ایسی ہنسی منع ہے جس میں کسی کی تحقیر پائی جائے۔ اور لوگوں کو ہنسانے کے لئے باتیں کرنا بھی منع ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔

ڈلہوزی ۱۳ر جولائی ۱۹۲۸ء

صبح گیارہ بجے کے قریب ایک سکھ سردار ٹکہ فتح جنگ سنگھ صاحب آف سدھووال ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ اور بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ تو ہر سال خوب سفر کرتے ہونگے۔ حضور نے فرمایا۔ ہماری جماعت کا انتظام دوسرے لوگوں کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ باقاعدہ گورنمنٹ کی طرح ہے۔ ہر کام کے متعلق صیغے مقرر ہیں۔ اور دفتری کاموں کے متعلق کارکن مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ اس وجہ سے زیادہ دیر تک مرکز سے باہر رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح باہر کی جماعتیں نہ صرف جماعتی کاموں کے متعلق بلکہ اپنے پرائیویٹ معاملات کے متعلق بھی مشورے لیتی ہیں۔ ڈیڑھ دوسو کے قریب روزانہ خطوط آتے ہیں۔ ان حالات میں بمشکل ایک دوماہ صحت کے قیام کے لئے باہر رہ سکتا ہوں۔ اور باہر سے بھی ضروری کاموں کے متعلق ہدایات دیتا رہتا ہوں۔

ٹکہ صاحب:۔ کیا آپ یہاں بھی کام کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ ہاں ضروری کاغذات یہاں بھی آتے ہیں۔ اور ان کے متعلق احکام دیتا رہتا ہوں۔

احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق

ٹکہ صاحب:۔ آپ کی جماعت میں اور دوسرے فرقوں شیعہ سنی مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ شیعہ اور سنیوں میں تو یہ فرق ہے کہ سنی کہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد آپ کے جانشین منتخب شدہ ہونے چاہئیں۔ لیکن شیعہ کہتے ہیں آپ کی جانشینی کا حق آپ کی اولاد کو ہے۔ یعنی حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کو۔ اس اختلاف میں ہم سنیوں کے ساتھ ہیں۔ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ مامور کا کام ذاتی جائداد کے طور پر نہیں ہوتا۔ اس کے جانشین انتخاب کے ذریعہ مقرر ہونے چاہئیں۔ آگے ہمارا اور دوسرے مسلمانوں کا اختلاف اس بات میں ہے۔ کہ مسلمانوں میں پیشگوئی ہے کہ جب مسلمانوں کی حالت خراب ہو جائیگی۔ ان کے اخلاق بگڑ جائیں گے۔ ان کی حکومتیں ٹوٹ جائینگی۔ اسلام سے ناواقف ہو جائیں گے تو اس وقت ان کی اصلاح اور اسلام کو قائم کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ مامور بھیجیگا۔ اس کے دو نام آئے ہیں۔ ایک عیسیٰؑ اور دوسرا مہدی۔ مسلمان کہتے ہیں۔ یہ دو الگ الگ انسان ہونگے مگر ہمارا عقیدہ ہے۔ ایک ہی انسان کے دو نام ہیں۔ ایک حدیث میں بھی آیا ہے۔ لا مھدی الا عیسیٰ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مہدی اور عیسیٰ علیحدہ علیحدہ نہ ہوں گے۔ بلکہ ایک ہی وجود ہوگا۔ دراصل پیشگوئیوں میں لوگوں کے امتحان کے لئے مخفی باتیں ہوتی ہیں۔ یہ جو مہدی اور عیسیٰ نام آئے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ اس مامور کا پہلے مہدی کا درجہ ہوگا۔ اور پھر عیسیٰ کا۔ وجود ایک ہی ہے۔ جیسے یہ دونوں عہدے ملیں گے۔

پھر ہم میں اور ان میں یہ اختلاف ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی صفات کا انسان مسلمانوں میں سے ہی پیدا ہوگا۔ اور وہ بانی سلسلہ احمدیہ ہیں حضرت عیسیٰؑ نے آسمان سے نہیں آنا تھا۔ بلکہ ان سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے مبعوث ہونے والے کا نام عیسیٰ رکھا گیا جیسے بہادر انسان کو رستم کہہ دیتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ رستم زندہ ہو کر آجاتا ہے۔ قرآن میں صاف موجود ہے کہ مردہ اس دنیا میں زندہ نہیں ہوا کرتے۔ اور یہ بھی صاف آتا ہے۔ کہ کوئی انسان زندہ آسمان پر نہیں جا سکتا۔ اگر یہ مانیں کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر چلے گئے۔ تو یہ قرآن کے خلاف ہے۔ اسی طرح یہ بھی قرآن کے خلاف ہے۔ کہ یہ سمجھا جائے۔ وہ فوت ہونے کے بعد پھر زندہ ہو کر اس دنیا میں آجائیں گے۔ اس لئے ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ جس آنے والے کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ وہ اسی امت سے پیدا ہونا چاہیئے اور وہ پیدا ہو گئے۔ دوسرے مسلمان کہتے ہیں۔ وہ ابھی نہیں آئے۔ اور آسمان سے اتریںگے۔

اور بھی ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان جزوی مسائل میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے مسلمان اسلام سے ناواقف ہو گئے ہیں۔ ان میں ایسی باتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو صحیح نہیں ہیں۔ مثلاً مسلمانوں کا یہی خیال کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو طاقت کے ذریعہ مجبور کر کے مسلمان بنا لینا جائز ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ یہ جائز نہیں۔ تلوار اس وقت اٹھانی چاہیئے۔ جب کوئی تلوار کے ذریعہ مذہب میں مداخلت کرے۔ اگر کوئی مذہب میں جبر نہیں کرتا۔ تو کسی کو حق نہیں ہے کہ تلوار اٹھائے۔ اسی طرح اور کئی مسائل ہیں۔

ٹکہ صاحب:۔ مسلمانوں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ کافر کو مارنا ثواب کا کام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ اسلام نے دین کے بارے میں جبر کو قطعاً جائز نہیں رکھا۔ جو شخص کسی مذہب کی طرف یہ بات منسوب کرتا ہے۔ کہ اس میں جبراً مذہب کا پیرو بنانا جائز ہے۔ وہ اس مذہب کی ہتک کرتا ہے۔ کیونکہ مذہب امن قائم کرنے کے لئے آتا ہے۔ نہ کہ لوگوں پر ظلم کرنے کے لئے۔ بات یہ ہے۔ جب کسی قوم پر تنزل آجاتا ہے۔ تو ایسی باتیں اس میں پیدا ہو جاتی ہیں

اس قسم کے بھی ہم میں اور ان میں اختلافات ہیں۔ مگر اصل اختلاف یہی ہے۔ کہ ہمارا عقیدہ ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ ان پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ جن میں ہر قوم و مذہب کے لوگوں کو آنے والوں کی خبر دی گئی ہے۔ ہندوؤں میں کرشن جی کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ اگر ان حالات کو دیکھا جائے۔ جن میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے اس کے پورے ہونے کا یہی زمانہ ہے۔ اسی طرح مسلمانوں میں مہدی کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ کے آنے کی ہے۔ زرتشتیوں میں میسیو زربہمی کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ ان سب کے آنے کا زمانہ ایک ہی ہے۔ مگر ایک وقت میں سارے نہیں آسکتے۔ اس لئے یہی ماننا پڑے گا۔ کہ دراصل ایک ہی انسان ہے۔ جس کے مختلف زبانوں میں مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ تا کہ ان ناموں سے جن قوموں کو تعلق ہے۔ وہ منتظر رہیں۔ اسی طرح باوا نانک ؒ کی بھی پیشگوئی ہے۔ کہ بٹالہ کے پرگنہ میں ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو بھگت کبیر سے بھی بڑا ہوگا۔ یہ سب پیشگوئیاں ایک ہی انسان کے لئے تھیں۔ اور لوگ ابھی تک ان کے انتظار میں ہیں اور ہم کہتے ہیں وہ انسان آگیا ہے ؞

سنی شیعوں کے جھگڑے

ٹکہ صاحب:۔ سنا ہے ایران میں شیعوں کا زور ہے۔ اور اگر وہاں سنی جائیں۔ تو ان سے جھگڑا ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ ایران میں شیعوں کی کثرت ہے اور جس طرح یہاں ہندوستان میں مختلف فرقوں کے لوگوں میں یا مختلف مذاہب کے لوگوں میں بعض دفعہ لڑائی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ان میں بھی ہو جاتی ہے۔ یہ دراصل تعلیم کی کمی۔ اخلاق کے نقص اور مذہب کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ قومیں جو مہذب کہلاتی ہیں۔ وہ بھی اصل میں مہذب نہیں ہیں۔ وہ اپنی عادات کے ماتحت چلتی ہیں۔ جب ان کی عادت کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے۔ اس وقت وہ بھی وحشیوں کی طرح ہو جاتی ہے۔ یورپین ریلوں کے کمروں میں ایشیائی لوگوں کے گھسنے پر لڑا کرتے ہیں۔ امریکہ میں نیگرو اگر خاص سڑکوں پر گذریں۔ تو انہیں مار دیتے ہیں۔

حقیقی اخلاق

اخلاق کے معنے یہ ہیں کہ انسان سمجھ سوچ کر اور یہ مدنظر رکھکر کہ اسے خدا نے پیدا کیا ہے۔ اور خدا کی صفات کے ماتحت اسے چلنا چاہیئے۔ کام کرے۔ اس طرح ہر وقت اور ہر موقعہ پر صحیح اخلاق پر چلیگا۔ گویا ایسا انسان اخلاق کو عقل کے ماتحت رکھتا ہے۔ عادت کے ماتحت نہیں رکھتا۔ اور حقیقی تہذیب وہ ہے۔ جو ہر جگہ برتی جائے۔ یہ نہیں کہ جس بات کی عادت ہو۔ وہاں تو تہذیب ظاہر کی جائے۔ اور جس کی عادت نہ ہو۔ وہاں وحشیوں سے بھی بدتر نکلے۔ یہ تو کتے والی تہذیب ہے۔ وہ بھی اپنے محلہ کے لوگوں کو جن کے لباس اور شکلوں سے واقف ہوتا ہے۔ کچھ نہیں کہتا۔ لیکن اگر کوئی نیا آدمی آجائے۔ تو اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔

ہندو مسلمانوں میں اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے

ٹکہ صاحب:۔ آپ نے جو کچھ فرمایا۔ بالکل صحیح ہے۔ ہندوستان میں ہی آج کل کتنی گڑبڑ پیدا ہو رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ میں نے ۱۹۲۶ء میں وائسرائے کو ایک چٹھی لکھی تھی۔ اس میں ہندوستان میں امن قائم رکھنے کے متعلق جو اصول لکھے تھے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ کسی مذہب والے کو یہ حق نہیں۔ کہ دوسرے مذاہب والوں کو اپنے مذہبی خیالات کا پابند کرے۔ سارے فساد اس وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہ لوگ اپنے مذہب کی باتیں دوسرے مذاہب کے لوگوں سے جبراً منوانا چاہتے ہیں۔ سکھوں میں جھٹکے کا رواج ہے۔ کسی مسلمان کا حق نہیں۔ کہ وہ سکھوں کو جھٹکہ کھانے سے جبراً روکے۔ بیشک اسلام میں جھٹکہ حرام ہے۔ مگر سکھوں کے جھٹکہ کھانے سے کوئی مسلمان کیونکر گناہ گار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مسلمان گائے ذبح کرتے ہیں تو ہندو اور سکھ کیوں ناراض ہوں۔ گائے ان کے مذہب میں مقدس مانی گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دوسروں سے اس کے متعلق لڑتے پھریں۔ اسی طرح باجا ہے۔ اگر ہندو مسجدوں کے پاس بجاتے ہیں۔ تو بجائیں۔ وہ مسجد کو مقدس نہیں سمجھتے۔ مسلمان ان کو سمجھا تو سکتے ہیں۔ کہ عبادت میں خلل نہ ڈالیں۔ لیکن انہیں یہ حق نہیں ہے۔ کہ جبراً روکیں۔ پس جب تک اس اصل کو تسلیم نہ کیا جائے گا۔ کہ کسی کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔ اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔

ٹکہ صاحب:۔ مگر اس بات کو گورنمنٹ تسلیم نہ کریگی۔ وہ جب عیسائیت کی اشاعت کو نہیں روکتی۔ تو دوسرے مذاہب کے لوگوں کو کس طرح روک سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کو ہم بھی روکنا نہیں چاہتے۔ ہم تو سب سے زیادہ دین کی اشاعت کے حامی ہیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے مذہبی معاملات میں جبراً دخل نہ دیا جائے۔ مسلمانوں کا یہ تو حق ہے۔ کہ ہندوؤں کو سمجھائیں کہ عبادت کے وقت مسجد کے پاس باجا نہ بجائیں۔ مگر ان کا یہ حق نہیں۔ کہ اگر ہندو نہ مانیں تو ان سے لڑنے لگ جائیں۔ اسی طرح ہندوؤں کا حق ہے۔ کہ مسلمانوں کو گائے ذبح نہ کرنے کے فوائد بتائیں۔ لیکن یہ نہیں کہ جبراً روکیں۔

خدا نے دنیا کیوں بنائی

نماز جمعہ کے بعد ایک صاحب نے کہا۔ ایک آریہ نے مجھ سے پوچھا۔ خدا نے دنیا کیوں بنائی۔ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق اسی جواب دیا۔ آپ اس سوال کے متعلق کیا فرماتے ہیں ؞

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ آریوں کے اس سوال کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ ظاہر کریں کہ کسی کو یا تو خود احتیاج ہو۔ تو وہ کوئی کام کرتا ہے۔ یا باہر سے کوئی محرک ہو۔ تب کرتا ہے۔ اگر خدا کو دنیا پیدا کرنے کی احتیاج تھی یا کوئی بیرونی محرک ہوا تو وہ ناقص ہوا۔ اور اگر کوئی بیرونی محرک نہیں تھا۔ تو معلوم ہوا۔ دنیا ابدی چلی آرہی ہے۔

مگر اسلام نے یہ بات پیش کی ہے۔ کہ کسی چیز کے ہونے کا سبب احتیاج اور بیرونی محرک ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ حسن اور خوبی خود بھی اپنا اظہار چاہتی ہے۔ چونکہ خدائی صفات کا تقاضا تھا کہ وہ ظاہر ہوں۔ وہ بندے پیدا کرے اور انہیں ادنےٰ حالت سے ترقی دے۔ اس کے لئے اس نے دنیا پیدا کی ؞

یہ احتیاج نہیں۔ کیونکہ اس میں خدا کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس کی صفات کا تقاضا تھا۔ کہ دنیا پیدا ہو۔ اور ادنیٰ چیزوں کو لیکر ترقی تک پہنچائے

سوال:۔ آریہ کہتے ہیں۔ اگر دنیا بعد میں بنی۔ تو دنیا کے بننے سے پہلے خدا کہاں تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ یہ تو ہم بھی نہیں مانتے۔ کہ خدا دنیا میں رہتا ہے۔ جہاں اب ہے وہیں پہلے تھا۔ بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے متعلق کوئی حد بندی کرنا غلط ہے۔ ہر چیز کا قیاس دوسری پر نہیں کیا جا سکتا۔ یہی دیکھئے۔ الیکٹرک کے لئے جو قواعد ہیں۔ وہ میٹر پر عائد نہیں ہو سکتے۔ اور جب الیکٹرک جو میٹر سے لطیف ہے۔ مگر ایسی نہیں۔ کہ اس سے زیادہ کوئی لطیف نہ ہو۔ اس کے لئے اور قواعد ہیں۔ تو خدا تعالےٰ جو وریٔ الوریٰ ہستی ہے۔ اس کا قیاس میٹر پر کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ ہم خدا تعالےٰ کی صفات کے ظہور کو تو سمجھ سکتے ہیں۔ مگر اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ یہ انسانی طاقت سے بالا بات ہے۔ کہ وہ غیر محدود ہستی کے ماحول پر واقف ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لطیف نکتہ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ جس چیز سے انسان پورے طور پر واقف ہو جائے۔ اسے بنا بھی سکتا ہے۔ وہی چیز انسان سے نہیں بن سکتی جس کے متعلق ہر پہلو سے اسے پوری پوری واقفیت حاصل نہ ہو۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی ذات کا پورا پورا احاطہ کر لیتا۔ تو پھر (نعوذ باللہ) خدا کو

بنا بھی سکتا - مگر اس کا احاطہ ہی ناممکن ہے - ہم اسے اس کی صفات سے ہی پہچان سکتے ہیں -

مسلمانوں میں اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے

عصر کے بعد سردار حبیب اللہ صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور کو چائے کی دعوت پر بلایا گیا تھا - وہ ساڑھے پانچ بجے کے قریب تشریف لائے - مسلمانوں میں اتحاد کے متعلق ان سے گفتگو ہوتی رہی - حضور نے فرمایا - جب تک مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد اس بات پر رکھی جائیگی - کہ ان سے کچھ باتیں چھڑائی جائیں - اور سب کو ایک جیسے عقائد پر جمع کیا جائے - اس وقت تک کبھی اتحاد نہ ہوگا - اتحاد کی یہی صورت ہے - کہ رواداری سے کام لیا جائے - کسی کے مذہبی عقائد سے تعرض نہ کیا جائے - اور مشترکہ مسائل میں ملکر کام کیا جائے -

غیر مبایعین اور سیرت خاتم النبیین پر لیکچروں کی تحریک

اسی سلسلہ گفتگو کے دوران میں سردار صاحب نے فرمایا -

میں نے مولوی محمد علی صاحب سے ذکر کیا تھا - کہ آپ کو اس تحریک کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے تھی - جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق لیکچر دینے کے لئے کی گئی تھی مگر سنا ہے - آپ لوگوں نے اس کے خلاف پمفلٹ شائع کئے - اس پر انہوں نے کہا - ہمارا اس مخالفت میں کوئی ہاتھ نہ تھا یہ اور لوگ ہیں - جنہوں نے شائع کئے - ہم تو اس تحریک کو بہت اچھا سمجھتے ہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح : معلوم نہیں مولوی صاحب نے یہ کس طرح کہدیا - پمفلٹ ان کے سکول کے لڑکوں نے لاہور میں تقسیم کئے - ان کی احمدیہ بلڈنگس کے دفتر سے لوگوں نے حاصل کئے - بیرونجات میں ان کے ہم خیالوں کو بھیجے گئے پھر مضمون بتا رہا ہے - کہ کسی غیر احمدی نے نہیں لکھا - بلکہ انہی لوگوں میں سے کسی نے لکھا ہے -

اس موقعہ پر وہ پمفلٹ سردار صاحب کو دکھایا گیا - تو دیکھتے ہی انہوں نے کہدیا - میں سمجھ گیا - یہی ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب کے ایک خط کے ساتھ چند دن ہوئے ان کا آدمی میری کوٹھی پر دے گیا تھا - اب بات صاف ہو گئی ہے

اس کے بعد بعض اور امور پر گفتگو ہوتی رہی - اور مغرب کے قریب سردار صاحب تشریف لے گئے -

۱۴ جولائی ۱۹۲۸ء بروز ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز رہی - حضور کو جلاب لینا پڑا - مگر اس حالت میں بھی حضور نے خطوط کے جواب لکھوائے - اور نظارتوں کے کاغذات پر احکام نافذ فرمائے ؛

"اہلحدیث" کے دعوئے ہمہ دانی کی حقیقت

چار سو روپے انعام کا مطالبہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ مزید کی طرف سے کسی معترض کے ایک مکتوب کا جواب الفضل مجریہ ۱۹ جون میں شائع ہوا تھا - مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۳ جولائی کے اہلحدیث میں اس پر اعتراضات کئے - یعنی پورے ۲۴ دن بعد مگر آپ کی انصاف پسندی ملاحظہ ہو - کہ جواب الجواب کیلئے احمدیوں کو صرف ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہیں -

مولوی اللہ دتا صاحب کو اہلحدیث کا یہ پرچہ ۱۴ جولائی بعد دوپہر ملا - اور آپ نے اس کا جواب لکھکر ۱۵ کی شام کو دفتر میں بھیجدیا - مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک ہفتہ کی میعاد مقرر کرنے سے غالباً یہ منشا ہوگا - کہ اس قدر جلدی جواب لکھنا اور پھر اسے شائع بھی کر دینا چونکہ ایک مشکل امر ہے - اس لئے میں آسانی سے بچ جاؤں گا - مگر اب آپ کو معلوم ہو جائیگا - کہ احمدی جھوٹے کو گھر تک پہونچانے میں کبھی تساہل سے کام نہیں لیتے -

کیا ہم امید رکھیں - کہ مولوی صاحب موعودہ انعام کے ادا کرنے میں کوئی چون وچرا نہیں کریں گے ؛ (ایڈیٹر)

اخبار "اہلحدیث" اپنی عادت کے مطابق احمدیت کے خلاف انتہائی دھوکہ دہی اور فریب آفرینی کو مذہبی شعار خیال کرتا ہے - یہی وجہ ہے کہ آئے دن مغالطہ آمیز مضامین شائع کرتا رہتا ہے - اسی سلسلہ میں سب سے ناپاک مغالطہ دہی وہ ہے جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۳ جولائی کے تازہ پرچہ میں بعنوان "خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی" شائع کی ہے - مضمون کی تمہید میں مولوی صاحب نے بقول خود جس "بدکلامی" اور "غیظ وغضب" کا اظہار کیا ہے - اور پھر جس تعلی آمیز لہجہ میں جماعت احمدیہ کو مخاطب کیا ہے - اس سے یقین ہوتا ہے کہ "مولانا" نے کوئی اچھوتا انکشاف کیا ہوگا - یا احمدیت کے خلاف کوئی کاری حربہ "تلاش" کیا ہوگا - مگر مضمون کا بغور مطالعہ اسے "کوہ کندن وکاہ برآوردن" کا مصداق ٹھہراتا ہے - ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

واقعہ یوں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرطی پیشگوئی[1] دربارہ محمدی بیگم پر کسی نے وہی فرسودہ اعتراض کہ جب نکاح آسمان پر پڑھا گیا تھا - پھر پورا کیوں نہ ہوا - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کیا - حضور نے جواب میں چند ایسی ہی شرطی مثالیں لکھوا کر اختصاراً فرمایا ؛

"صحیح بات یہ ہے کہ آسمان کی باتیں تو سچی ہوتی ہیں - مگر بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوتیں وہ جب تعصب کے غبار کی عینک لگا کر دیکھنا چاہتے ہیں - تو بجز غبار کے ان کی آنکھوں کے سامنے اور کچھ نہیں آتا" (الفضل ۱۹ جون)

وہ مثالیں حضرت خلیفۃ المسیح کے اپنے الفاظ میں یہ ہیں ؛-

"حضرت نوح علیہ السلام نے بھی آسمان سے ہی خبر پاکر کہا تھا - کہ میرا بیٹا بچ رہیگا - مگر وہ پوری نہ ہوئی - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی آسمان سے ہی خبر پاکر کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہوجاؤ گے - مگر وہ داخل نہ ہو سکے - رسول کریم صلعم کو بھی آسمان سے ہی خبر ملی تھی - کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائیگا - مگر وہ فنا نہ ہوا - اسی طرح قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی مگر وہ کنجیاں آپ کی زندگی میں نہ ملیں"

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ان ہر چہار امثلہ کو بے ثبوت بے بنیاد "جھوٹ" بلکہ خدا - انبیاء اور سید الانبیاء پر افترا قرار دیتے ہیں - اور حسب عادت سوقیانہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے ہر مثال کے ثبوت پر یک صد روپیہ انعام مقرر کرتے ہیں - ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ان آسمانی باتوں کو راست اور سچ تسلیم کیا ہے - جیسا کہ اوپر عبارت نقل ہو چکی ہے آپ کا مقصود ان امثلہ کے ذکر سے جیسا کہ واضح ہے (ہی) ہے - کہ تعصب کی آنکھ جو محمدی بیگم والی پیشگوئی پر معترض ہے وہ ان امور میں بھی آسمانی باتوں کو جھٹلائیگی - ورنہ شرائط کا خیال رکھتے ہوئے یہ سب باتیں درست ہیں -

پہلی شہادت صادقہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے :-
"نوح نے بھی آسمان سے ہی خبر پاکر کہا تھا - کہ میرا بیٹا بچ رہیگا"

مولوی ثناء اللہ صاحب اس دعویٰ کے ثابت کرنے پر ایک صد روپیہ انعام کا وعدہ کرتے ہیں - اگرچہ مولوی صاحب کے وعدہ پر ہمیں چنداں اعتبار نہیں کیونکہ -

مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

لیکن تاہم "درد غگو را تا بخانہ اش باید رسانید" کے مطابق ہم

[1] انجام آتھم ص ۲۲۳ و تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲

ذیل میں اس کا ثبوت درج کرتے ہیں۔

حضرت نوحؑ اور آپکی قوم

حضرت نوحؑ نے قوم کی تکذیب و استہزاء سے تنگ آکر کہا:۔ ربّ انّ قومی کذّبون الآیۃ "اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے۔ ایسا کہ کسی طرح راہ راست پر نہیں آتے۔ پس تو مجھ میں اور میری قوم میں صاف صاف فیصلہ فرما۔ اور مجھکو اور میرے ساتھ والے ایمانداروں کو ان تکلیفات سے ہمیشہ کیلئے نجات بخش۔ پس اس کی دعا کرنے کی دیر تھی۔ کہ ہم (خدا) نے اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو طوفان سے بچالیا اور ان کو بچا کر باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔ کچھ شک نہیں کہ اس واقع میں ایک بڑی نشانی ہے۔ خدا کی عظمت اور جلالت کی کہ کس طرح خدا اپنے بندوں کی حمایت کرتا ہے۔ اور کس طرح ان کو دشمنوں سے بچاتا ہے" (تفسیر ثنائی جلد ۶ صـ ۱۴)

حضرت نوحؑ اور آپ کے ساتھ نجات پانے والے کون ہونگے؟ فرمایا:۔

"پھر جب ہمارا حکم ان کی ہلاکت کے متعلق پہونچے اور زمین پانی سے پھٹ کر جوش میں آئے تو تو ہر ایک جاندار کی قسم میں سے جو تیرے کار آمد ہو سکیں۔ دو دو قسم اور اپنے متعلقین کو اس بیڑی پر چڑھا لیجیو" (تفسیر ثنائی جلد ۵ صـ ۱۶۲)

ایک دوسری جگہ "متعلقین" کی تشریح میں لکھا ہے:۔

"اور جس پر ہمارا حکم صادر ہو چکا ہے۔ اسے چھوڑ کر باقی اپنے گھر والوں کو بھی اور جو تجھ پر ایمان لائے ہیں۔ ان سب کو اس بیڑی پر سوار کرلے" (تفسیر ثنائی جلد ۴ صـ ۱۰۲)

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ

۱۔ حضرت نوحؑ کو دشمنوں کی غرقابی کا وعدہ دیا گیا۔

۲۔ اپنے ساتھیوں کی نجات کی بشارت دی گئی۔

۳۔ ساتھیوں میں مومن تمام اور اہل میں سے بجز "من سبق علیہ القول" شامل ہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا حضرت نوحؑ نے ان پیشگوئیوں کو محض "راز سربستہ" کی طرح رکھا تھا۔ یا اس کا "اعلان" بھی کیا تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ ان بشارات کے بعد انھوں نے اپنی قوم سے کہا:۔

"فسوف تعلمون من یأتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم

تم جان لوگے کہ کس پر عذاب آئیگا۔ جو اسے رسوا کریگا۔ اور کس پر دائمی بلا نازل ہوگی" (تفسیر ثنائی جلد ۴ صـ ۱۰۲)

گویا حضرت نوحؑ نے ان پیشگوئیوں کو علی الاعلان پیش کر دیا۔

وعدۂ نجات اور ابن نوحؑ

ہم پر اس بات کا بار ثبوت ہے کہ "نوحؑ نے آسمان سے خبر پاکر کہا تھا۔ کہ میرا بیٹا بچ رہیگا" کیا حضرت نوحؑ نے یہ کہا تھا؟ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت نوحؑ نے یہ کہیں نہیں کہا۔ کہ میرا بیٹا بچ جائیگا" (اہلحدیث ۱۳ر جولائی)

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب "دروغ گو را حافظہ نباشد" کی تصدیق میں یہ لکھ رہے ہیں۔ ورنہ وہ اپنی قلم سے حضرت نوحؑ کے یہ الفاظ لکھ چکے ہیں۔

"اے میرے مولا! میرا بیٹا بھی میرے عیال سے ہے اور تو نے میرے عیال کی بابت نجات کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اور اس میں تو شک نہیں۔ کہ تیرا وعدہ بالکل سچا ہے" (تفسیر ثنائی جلد ۴ صـ ۱۴۰)

یعنی حضرت نوحؑ کہتے ہیں (صغریٰ) میرا بیٹا بھی میرے عیال سے ہے۔ (کبریٰ) تو نے میرے عیال کی بابت نجات کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (نتیجہ) پس تو نے میرے بیٹے کی بابت بھی نجات کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پھر اسی نتیجہ کو صغریٰ بنا کر اس پر فرماتے ہیں۔ (کبریٰ) اس میں تو شک نہیں کہ تیرا وعدہ بالکل سچا ہے۔ اب آخری نتیجہ واضح ہے۔ یعنی حضرت نوحؑ کے بیٹے کی نجات بالکل سچا وعدہ ہے۔ وھذا ھو المراد

مولوی صاحب! فرمائیے۔ کیا علمائے قادیان کے ایک ادنےٰ ترین خادم نے وہ آیت نہیں بتلادی۔ جس کا آپ کو مطالبہ تھا۔ اور طرفہ یہ کہ ترجمہ اور تفسیر بھی آپ کی ہے۔ ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ کہ حضرت نوحؑ نے اپنی اور اپنے اہل کی نجات۔ اور دشمنوں کی تباہی کی خبر پاکر علی الاعلان کر دیا تھا۔ کہ "تم جان لوگے۔ کہ کس پر عذاب آئیگا الخ"

اس لئے یہ عذر لنگ ہرگز قابل پذیرائی نہیں۔ کہ "دوسرے کے سامنے اعلان یا اظہار نہیں کیا"! حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے الفاظ میں "اعلان" کا لفظ نہیں۔ ہاں کہنے کا ذکر ہے۔ اور حضرت نوحؑ کا ایسا کہنا خود مولوی صاحب کی اپنی تحریر سے ظاہر ہے۔

مولوی صاحب کا یہ فضول عذر اس لئے بھی باطل ہے۔ کہ علامہ خازن لکھتے ہیں:۔

"ان اللہ عزوجل کان قد وعد نوحًا علیہ السلام بان ینجیہ واھلہ فاخذ نوحؑ ظاھر اللفظ واتبع التاویل بمقتضی ھذا الظاھر" (تفسیر خازن جلد ۲ صـ ۳۹۵)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت نوحؑ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اس کو اور اس کے اہل کو بچاؤنگا۔ حضرت نوحؑ نے اہل کے ظاہری معنے لئے اور اسی مصداق کی اتباع کی۔ یعنی ظاہری اہل کے متعلق کہا۔ کہ بچ جائیں گے"

علامہ زمخشری حضرت نوحؑ کے قول "ان وعدک الحق" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"ان کل وعد تعدہ فھو الحق الثابت الذی لاشک فی انجازہ وقد وعدتنی ان تنجی اھلی فما بال ولدی" (کشاف جلد ۱ صـ ۶۱۵) (ترجمہ) اے خدا تیرا ہر وعدہ پختہ اور سچا ہوتا ہے۔ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میرے اہل کو نجات دیگا میرے بیٹے کی کیا حالت ہے۔

تفسیر روح المعانی میں ابن المنیر کا قول لکھا ہے:۔

"لما وعد علیہ السلام بتنجیۃ اھلہ الا من سبق علیہ القول منھم ولم یکن کاشفًا بحال ابنہ ولا مطلعًا علی باطن امرہ بل کان معتقدًا بظاھر الحال انہ مومن بقی علی التمسک بصیغۃ العموم للاھلیۃ الثابتۃ" (جلد ۳ صـ ۵۶۴)

ترجمہ۔ حضرت نوحؑ کو جب ان کے اہل کی نجات کا وعدہ دیا گیا۔ تو وہ چونکہ اپنے بیٹے کے اندرونہ سے آگاہ نہ تھے۔ اس لئے ظاہری حالت کے مطابق اسے مومن یقین کیا۔ اور اسکو اہل میں شمار کیا۔

ان تفاسیر سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت نوحؑ نے "اہل" میں اپنے بیٹے کو شامل رکھا۔ اور کہا۔ کہ وہ بچ جائیگے۔ کیا مولوی صاحب کے نزدیک علامہ خازن اور علامہ زمخشری نے "جھوٹ" بولا ہے؟ ......

م کیا مولوی صاحب اپنے وعدہ کے مطابق (کیونکہ ہم نے الفاظ مطلوبہ کی نشان دہی کر دی ہے۔ اور وہ بھی تفسیر ثنائی میں سے) انعامی رقم یکصد روپیہ ادا کر دیںگے؟ امید نہیں کیونکہ انکی شان میں کہا جاچکا ہے:؎ اذا غدرت حسناء اوفت بعھدھا
ومن عھدھا الا یدوم لھا عھد

دوسری شہادت صادقہ

حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے فرمایا تھا۔ "حضرت موسےٰ نے بھی آسمان ہی سے خبر پاکر کہا تھا۔ کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤگے۔ مگر وہ داخل نہ ہو سکے"

مولوی ثناء اللہ صاحب نہایت بے باکی سے لکھتے ہیں:۔

"یہ بھی جھوٹ بلکہ افترا اور توہین انبیاء ہے حضرت موسےٰ کا یہ اعلان کہیں نہیں" (اہلحدیث ۱۳ر جولائی)

اور پھر اس حوالہ کے دکھانے پر بھی "یکصد چہرہ دار" انعام مقرر کرتے ہیں۔ سچ ہے ؎ حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فورًا ٹوٹ جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی عبارت میں دو دعوےٰ ہیں (۱) "حضرت موسےٰ نے کہا تھا۔ کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤگے" (۲) "مگر وہ داخل نہ ہو سکے" نمبر اول کا ثبوت حسب ذیل ہے:۔

(الف) یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ الآیۃ کے ترجمہ میں خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں کہ حضرت موسےٰ نے کہا "بھائیو! تم بلاخوف پاک زمین کنعان میں جو خدا نے تمہاری قسمت کر رکھی ہے۔ داخل ہو چلو"

(ب) علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں:۔

"لما خرج قوم موسیٰ علیہ السّلام من مصر وعدھم اللہ تعالیٰ اسکان ارض الشام وکان بنو اسرائیل یسمون ارض الشام ارض المواعید" (تفسیر کبیر جلد ٣ صفحہ ٥٧١)

ترجمہ - جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم مصر سے نکلی - تو اللہ تعالےٰ نے ان سے وعدہ کیا - کہ انہیں سرزمین شام میں آباد کریگا - اسی وجہ سے بنی اسرائیل شام کو وعدوں کی سرزمین کہتے تھے

(ج) لکھا ہے :-

"لما اخبرھم موسیٰ علیہ السّلام بان اللہ قال ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم لاجرم قطعًا بان النصرۃ لھم والغلبۃ حاصلۃ فی جانبھم"

ترجمہ - جب حضرت موسےٰ نے ان سے کہا - کہ ادخلوا الارض الآیۃ تو اس کا یقینی اور قطعی مطلب یہ تھا - کہ تائید ایزدی ان (بنی اسرائیل) کے شامل حال ہوگی - اور ان کو ہی غلبہ حاصل ہوگا (یعنی وہ داخل ہو جائیں گے)"۔ (تفسیر کبیر جلد ٣ صفحہ ٥٧٣)

(د) موسےٰ کی کتاب "خروج" میں بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :-

"میں دریائے قلزم سے لیکے فلستیوں کے سمندر تک اور بیابان سے لیکے نہر فرات تک تیری حدیں باندھونگا - کیونکہ زمین کے بسنے والوں کو تیرے حوالے کرونگا" ($\frac{23}{31}$)

یہ عبارت بھی واضح ہے -

نوٹ :- ایک حدیث کی بنا پر تورات سے روایت لینا جائز ہے - (تفسیر ثنائی جلد ٣ - صفحہ ١٢١)

ان چاروں عبارتوں سے ظاہر ہے - کہ حضرت موسیٰ نے اعلان کیا تھا - کہ اے میرے ساتھی اسرائیلیو! تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے - کیونکہ خدا نے وہ تمہاری قسمت کر رکھی ہے -

دعوےٰ کا دوسرا حصہ یعنی "وہ اسرائیلی داخل نہ ہو سکے"۔ بلا اختلاف مسلم ہے - خود مولوی ثناء اللہ صاحب آیت "فانھا محرمۃ علیھم" کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

"خدا نے کہا - چونکہ انہوں نے حد سے زیادہ گستاخی کی ہے پس یہ لوگ چالیس سال تک اس پاک زمین سے محروم رہیں گے - اسی طرح جنگل میں گھومتے پھرینگے - پس تو ان بے فرمانوں کے حال پر افسوس نہ کیجیو - چنانچہ ایسا ہی ہوا - حتیٰ کہ حضرت موسیٰ بھی اسی جنگل میں فوت ہوئے - بعد ان کے یوشع نے اس زمین کنعان کو فتح کیا"۔

تفسیر ثنائی جلد ١ - صفحہ ١٤٤۔

گویا بنی اسرائیل کے لئے جو وعدہ تھا - وہ ان کی "حد سے زیادہ گستاخی" کے باعث ٹل گیا - وہ نسل مر گئی - بعد کے لوگوں کو کنعان میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا - اسی مضمون کو مولوی ظفر علی خاں نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے - سے

جب اپنے عہد پہ قائم نہ رہ سکے بندے
خدائے پاک کے وعدے بھی ٹلتے جاتے ہیں - (زمیندار ٢٢ اپریل ١٩٢٨ء)

غرض مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالکل دھوکہ دہی سے کام لیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی عبارت میں جو کچھ مذکور ہے - وہ درست اور خود اس کی تفسیر سے ثابت ہے - کیا مولوی صاحب انعام کے متعلق ایفائے عہد کریں گے ؟ دیدہ باید!

اس جگہ اگر یہ سوال ہو - کہ سرزمین کنعان کے داخلہ کی شرط تھی وہ پوری نہ ہوئی - اس لئے وہ اس سرزمین میں داخل نہ ہو سکے - نکاح والے معاملہ کو اس سے کیا تعلق ؟ تو اس کا جواب یہ ہے - کہ نکاح کے لئے بھی ایک شرط تھی - اور چونکہ وہ شرط پوری نہ ہوئی - اس لئے نکاح نہ ہو سکا - خود حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے :-

"اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا - خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی - جو اسی وقت شائع کی گئی تھی - اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علےٰ عقبک پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا - یا تاخیر میں پڑ گیا"[1] (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ١٣٢)

تیسری شہادت صادقہ

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا - "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آسمان سے ہی خبر ملی تھی - کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا - مگر وہ فنا نہ ہوا"۔ (اہلحدیث ١٣ جولائی)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس حوالہ کے مطالبہ میں جس تکبر - غرور اور نخوت کا اظہار کیا ہے - اس کا کچھ اندازہ ان الفاظ سے ہو سکتا ہے - لکھا ہے :-

"دن کی روشنی میں ڈاکہ مارنا آسان ہے - مگر ہندوستان جیسے ملک میں جہاں خدا کے فضل سے احادیث رسول کے جاننے والے ملکہ یاد رکھنے والے بے شمار ہیں - کسی جھوٹی حدیث کو پیش کر کے دھوکہ دے جانا ڈاکہ زنی سے زیادہ مشکل ہے"۔

پھر کذب بیانی کے سلسلہ کو لمبا کرنے کے بعد لکھا ہے :-

"بتائیے یہ حدیث کس کتاب میں ہے - جس میں حضور علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا ہو کہ مسیلمہ کذاب میری زندگی میں فنا ہو جائیگا"۔

کتاب اور حدیث کو پیش کرنے سے پیشتر ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں - کہ ہمارے نزدیک کسی مامور کے متعلق کسی پیشگوئی کا اس کے جانشین یا اتباع کے ذریعہ پورا ہونا بھی دراصل اس نبی یا متبوع کے ذریعہ پورا ہونا ہی ہوتا ہے - اس سے نبی پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا جس طرح آنحضرت صلعم نے اسید بن ابی العیص کو رؤیا میں مکہ کا مسلمان والی دیکھا - مگر اس سے مراد اس کا بھائی ولد عتاب تھا - (تاریخ الخمیس جلد ٢ صفحہ ١١١) اسی طرح اگر نبی کی پیشگوئی اس کے کسی روحانی فرزند کے ذریعہ پوری ہو - تو کوئی حرج نہیں - اسی الہی اصول کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے محمدی بیگم کے متعلق معترضین کو ایک جواب یہ دیا تھا - کہ آئندہ نسل میں ہو جائے گا - مگر نادانوں نے اسے تمسخر میں اڑانا چاہا -

غرض ہمارے عقیدہ کے مطابق مسیلمہ کے خلافت عمرؓ میں نیست و نابود ہونے سے بھی مندرجہ بالا پیشگوئی پر کوئی حرف نہیں آتا -

مولوی صاحب دریافت کرتے ہیں کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے - جناب یہ بخاری شریف میں ہے "جھوٹی حدیث" نہیں بلکہ صحیح حدیث ہے - اصح الکتاب بعد کتاب اللہ میں ہے - اور وہ یہ ہے :-

"عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قدم مسیلمۃ الکذاب علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعدہ تبعتہ وقدمھا فی بشر کثیر من قومہ فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ثابت بن قیس بن شماس وفی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطعۃ جریدہ حتی وقف علیٰ مسیلمۃ فی اصحابہ فقال لو سالتنی ھذہ القطعۃ ما اعطیتکھا ولن تعدو امر اللہ فیک ولئن ادبرت لیعقرنک اللہ وانی لاراک الذی اریت فیک ما رأیت فاخبر ابو ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما انا نائم رأیت فی یدی سوارین من ذھب فاھمنی شانھما فاوحی الی فی المنام ان انفخھما فنفختھما فطارا فاولتھما کذابین یخرجان[2] بعدی فکان احدھما العنسی والآخر مسیلمۃ الکذاب صاحب الیمامۃ" (بخاری باب علامات النبوت جلد ٢ صفحہ ١٨٦)

ترجمہ - مسیلمہ کذاب ایک گروہ کثیر کو لیکر آیا - آنحضرت صلعم ہمراہی ثابت بن قیس اس کے پاس تشریف لائے - اور حضور کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی - مسیلمہ نے کہا - کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد خلافت میرے سپرد کر دیں - تو میں آپ کی پیروی کروں گا - حضور علیہ السلام نے فرمایا - تو امر الہٰی سے تجاوز نہیں کر سکتا - اگر تو پیٹھ پھیرے گا - تو خدا تجھے تباہ کر دیگا - میرے خیال میں تو وہی ہے - جس کے متعلق مجھے رؤیا دکھائی گئی ہے - پھر ابو ہریرہ رضؓ نے کہا - کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا - کہ میں نے رؤیا میں اپنے ہاتھوں میں سونے

[2] یہ امر یاد رہے - کہ مسیلمہ کا خروج آنحضرت کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا -

[1] اس صورت میں کہ داماد احمد بیگ وغیرہ شرارت کریں - اور تکذیب کا اشتہار دیں - ورنہ فسخ ہو گیا - جالندھری